

حقیقت میں وہ اک ہلانے کتے کا کتورا تھا  
نبوت کادیاں والے پیسبر کی دھتورا تھا  
یہ ثابت کر چکا ہے نسل میں وہ کن کھجورا تھا  
پڑے گا فرق کیا خنزیر کالا تھا کہ بھورا تھا  
نبی کا نام گاماں تھا خلیفہ اس کا ٹورا تھا  
وہ کا نا آدمی بھی نا کمل تھا اڈورا تھا  
کہ دی انگریز نے اُس کو نہ چاٹی نہ چٹورا تھا  
نہ اک الہام سجا تھا نہ اک وعدہ ہی پورا تھا

فرنگی کھیل میں گاماں فقط بچہ جمورا تھا  
مسلمانوں کے ایرانوں کا قتل عام کرنے کو  
چپک جانا وہ اس کالمت بیصا کی چڑھی سے  
کوئی ہو کادیانی یا ہو لاہوری وہ کافر ہے  
خدا کے برگزیدہ لوگ ایسے ہو نہیں سکتے  
اسے انسان سمجھ دینا بھی ہے تو ہمیں انسان کی  
ٹکٹا فلسفے کے دودھ سے پھر کس طرح مکھن  
خدا شاہد ہے اسکی قبر پر لعنت برستی ہے

غلام احمد کی تحریریں بھی پڑھ کر دیکھ لو کاشف  
ہماری نظم پڑھ کر تم نے بے شک منہ بسورا تھا

### انتخابی لیڈر سے

پھر مظلومی میں خواب کئی بن رہا ہوں میں  
کتنے برس سے راہ نما چن رہا ہوں میں  
کچھ کشنگان غم کی صدا سن رہا ہوں میں  
گرمی فضا میں ظلم کی ہے بھن رہا ہوں میں

باتیں تمہاری سن کے تو سرد مہن رہا ہوں میں  
مجھ کو کسی نے بھی نہ چنا رحم کے لئے  
اے قلب ناصبور نہیں دور انقلاب  
تازہ ہوئی ہیں یادیں غلامی کے دور کی

کاشف نہ جائے گی کوئی فریاد رائیگاں  
ہاتھ کی یہ فلک سے ندا سن رہا ہوں میں